



سوال

نمازی کے سترہ کی حدود

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا مسجدوں میں موجود قالینوں اور دریلوں وغیرہ کے کناروں کو نمازی کے لئے سترہ قرار دیا جاسکتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیح السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

قالینوں اور دریلوں وغیرہ کے کناروں کو نمازی کے لئے سترہ قرار نہیں دیا جاسکتا کیونکہ یہ سنت ہے کہ سترہ پالان کی کیلی (پچھلی لکڑی) کے مانند کوئی کھڑی چیز ہو یا اس سے کوئی اونچی چیز مثلاً دیوار ستون اور کرسی وغیرہ بھی سترہ ہو سکتی ہے اگر اس طرح کوئی چیز پاس موجود نہ ہو تو امام یا منفر دہونے کی صورت میں اپنے سامنے عصا وغیرہ کو گاڑ لے مقتدی کے لئے امام کا سترہ ہی کافی ہوگا۔ اور اگر کسی ایسی جگہ نماز پڑھ رہا ہو جہاں سترہ کے لئے کوئی بھی چیز موجود نہ ہو تو پھر زمین پر نبط کھینچ لے۔

اس مسئلہ میں اصل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد گرامی ہے کہ:

إذا صلی احدکم فھصل الی سترہ ویدن منھا (سنن ابی داؤد)

"جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو اسے چلتے ہوئے سترہ کی طرف نماز پڑھے اور سترہ سے قریب ہو کر کھڑا ہو۔"

اس حدیث کو امام ابو داؤد ورحمۃ اللہ علیہ نے حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا دوسرا ارشاد یہ ہے کہ:

یتقطع صلاة المرأة اذا لم يكن بين يده مثل موخرة الرجل المرأة وعمارو الكعب الاسود (صحیح مسلم)

"عورت گدھے اور کالے کتے کے (نمازی کے) آگے سے گزرنے سے مسلمان آدمی کی نماز ٹوٹ جاتی ہے جب اس کے سامنے پالان کی کیلی کی طرح (سترہ) نہ ہو۔"

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک اور ارشاد گرامی یہ بھی ہے کہ:



ذاصلی احد ک سبھل نقتا ء وچہ شیا فان لم یجر فی صعب عصا فان لم یجر فی خطا ثم لا یضره من مرین یرہ (سنن ابن ماجہ)

جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو وہ اپنے چہرے کے سامنے کوئی چیز رکھ لے اگر کوئی چیز نہ پائے تو عصا گاڑ لے اگر عصا بھی نہ ہو تو نخط کھینچ لے تو پھر آگے سے گزرنے والی کوئی چیز نقصان نہ دے گی۔ "

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے "بلوغ المرام" میں لکھا ہے۔ کہ اس حدیث کو مضطرب قرار دینے والے کی بات درست نہیں ہے کیونکہ یہ حدیث حسن ہے

حداماعندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

ج 1 ص 414

محدث فتویٰ